مولانا ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹی

سبحانک ھذا بھتان عظیم

مظہری یزیدیت بمقابلہ عباسی یزیدیت

ماہنامہ ''حق چار یار'' لاہور نے کچھ ماہ قبل ''مولانا امین اوکاڑوی نمبر'' شائع کیا تو اس میں حسبِ دستور سابق ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' کے بانی رئیس التحریر حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے حلقۂ فکر کو جا بجا دشنام و الزام کے ساتھ یاد کیا گیا تھا۔ ذیل میں، مولانا ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹی نے ''حق چار یار'' کے مذکورہ ''نمبر'' کے حوالے سے سرپرستِ مجلّہ، مولانا قاضی مظہر حسین چکوالی کے بعض اُن مغالطات کا تعاقب اور الزامات کا محاسبہ کیا ہے، جن کے مخاطب اور مورد خود مولانا سیالکوٹی ہیں۔

جناب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی کو میرے خلاف اپنے دل کی سالوں پرانی بھڑاس نکالنے کا موقع آخر ہاتھ آ ہی گیا۔ انہوں نے مجھے بھی عباسی گروہ میں شامل کرنے کی اپنی دیرینہ آرزو آخر پوری کر ہی لی۔

میں نے جب سے سبِ صحابہؓ پر مشتمل ان کی کتاب ــــ ''خارجی فتنہ'' حصہ اول ــــ پر اپنی کتاب ــــ ''سبائی فتنہ'' حصہ اول ــــ میں بھرپور اور مدلل تبصرہ کیا تھا اس دن سے ہی وہ اپنی فطرت کے مطابق مجھ پر عباسیت و یزیدیت اور خارجیت و ناصبیت جیسے اپنے گھڑے گھڑائے فتووں میں کوئی نہ کوئی فتوی داغنے کے لئے بہت ہی بے چین و بے قرار تھے۔ لیکن اس کے لئے ان کو کوئی بہانہ ہاتھ نہ لگا تھا اور نہ ہاتھ لگ ہی رہا تھا۔ یہاں تک کہ یزید سے متعلق مولانا محمد امین اوکاڑویؒ کے نام پر میرے ایک خط سے ان کو اس کا بہانہ تو ہاتھ لگ گیا۔ لیکن اب دل کا وہ پرانا ارمان نکالنے کے لئے کوئی موقع ہاتھ نہ آ رہا تھا۔ اور مرنے سے پہلے پہلے اپنے جی کا یہ بخار نکالنا وہ ضروری سمجھتے تھے۔ وہ اسی شش و پنج میں تھے کہ ان کے ہی ماہنامہ ''حق چار یار'' کے مولانا اوکاڑویؒ نمبر نے ان کو اس کا موقع بھی فراہم کر دیا۔ ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جیسے ان کو ہفت اقلیم کی سلطنت مل گئی ہو۔ انہوں نے اس موقع کو غنیمت جانا، اس سے بروقت اور بھرپور فائدہ اٹھایا۔ میرے مذکورہ خط کے حوالے سے مجھے دیوبندیت سے نکال کر عباسی گروہ میں شامل کر کے اپنا دل ٹھنڈا کر لیا۔

ذیل میں ہم اپنے خلاف قاضی صاحب کے اس فتوائے عباسیت و یزیدیت کی ہی حقیقت بیان کرنا چاہتے ہیں لیکن اس سے پہلے اس کا پس منظر مختصر الفاظ میں بیان کر دینا مناسب ہے۔

اس مظہری فتوائے یزیدیت کا پس منظر: جناب قاضی صاحب کی مزاجی خصوصیات میں سے ایک بہت

بڑی خصوصیت جو ان کی ساری زندگی پر محیط ہے، یہ ہے کہ وہ ''اناولا غیری'' اور'' ہم چومن دیگرے نیست'' کی ترنگ میں اپنے آپ کو ہی شعوری یا غیر شعوری طور پر بلا شرکتِ غیرے، دینِ حق کا بالخصوص سنیت اور دیوبندیت کا علمبردار بلکہ اجارہ دار خیال کرتے ہیں۔ کسی کو کسی مسئلہ میں اختلاف کا حق نہیں دیتے بلکہ اختلاف برداشت ہی نہیں کرتے۔ جو ان سے کسی بات میں اختلاف کرلے یا جس سے ان کو کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے ___ خواہ وہ کتنی ہی بڑی شخصیت کیوں نہ ہو ___ جھٹ سے اس کی سنیت و دیوبندیت، اخلاص وللہیت، عقل و دانش، علم و حکمت اور فہم و فراست، غرضیکہ سب کچھ ہی ناپنا شروع کر دیتے ہیں۔ عباسی، یزیدی، خارجی، ناصبی، غیر نظریاتی اور غیر دیوبندی جیسے پہلے سے گھڑے گھڑائے مظہری فتووں میں سے کوئی فتویٰ اس پر داغ دیتے ہیں۔ بالکل ایسے جیسے اہل بدعت، اہل سنت پر'' گستاخِ رسول''، ''منکرِ درود'' جیسے گھڑے گھڑائے الزام تراشتے رہتے ہیں۔ ہمارے علم میں کوئی ایسا خوش نصیب انسان نہیں ہے، جس نے قاضی صاحب سے کسی بات میں اختلاف کیا ہو یا خود قاضی صاحب کو ہی اس سے اختلاف ہو گیا ہو اور وہ ان گھڑے گھڑائے مظہری فتووں کی زد میں نہ آیا ہو یا مظہری ناوک اندازیوں کا بری طرح نشانہ نہ بنا ہو۔

حضرت مولانا مفتی محمودؒ ہوں یا ضیغم اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا نور الحسن شاہ بخاریؒ ہوں یا مولانا ضیاء القاسمیؒ، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ یا مولانا عبدالمجید ندیم، جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ ہوں یا حضرت مولانا محمد عبداللہؒ (خطیب لال مسجد، اسلام آباد) اُن میں سے کون ہے جو قاضی صاحب کی لتاڑ پچھاڑ کا شکار نہیں ہوا، جس سے قاضی صاحب نے پیچ نہیں ڈالا، جس کی انہوں نے پگڑی نہیں اچھالی؟ موجودہ تحریکِ جہاد کے ایک نام ور قائد حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب مدظلہ پر مظہری عتاب و خطاب تو اس وقت بھی جاری و ساری ہے۔ دیکھیے! قاضی صاحب کو کوئی نیا اور تازہ شکار کب ملتا ہے اور مفتی صاحب کی قسمت کب جاگتی اور مظہری جال بلکہ جنجال سے ان کی جان کب چھوٹتی ہے؟ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب پر رحم و کرم کرے، ان کی دستگیری فرمائے اور جلد مظہری جال و جنجال سے ان کو چھٹکارا نصیب فرمائے! آمین!

قاضی ساری زندگی یہی کھیل کھیلتے رہے ہیں، اپنے کسی بھی مسئلہ میں مظہری رائے سے اختلاف کرنے والوں پر اپنے گھڑے گھڑائے مذکورہ فتوے ایسے داغتے اور ان کی عیب چینی و خردہ گیری ایسے کرتے رہے ہیں جیسے دینداری و دین فہمی، دینی بصیرت و دینی حمیت، اخلاص وللہیت، نیز عقیدے کی درستگی و عمل کی پختگی، نظریے کی پاسداری، مسلک کی حفاظت، سنیت کی نگرانی اور دیوبندیت کی نگہبانی کیلئے دنیا جہاں میں اللہ تعالیٰ نے بس ایک قاضی صاحب کو ہی پیدا کیا ہے۔ باقی سارا جہان ان صفات و کمالات سے کلاً یا بعضاً محض کورا ہے۔

کان ربک لم یخلق لخشیتہ　　سوا هم من جمیع الناس انسانا

ترجمہ: ''گویا تیرے رب نے اپنی خشیت کے لئے تمام لوگوں میں ان کے سوا کسی کو پیدا نہیں کیا''

پھر یہ بھی نہیں کہ مظہریت گزیدہ اگر اپنے مؤقف سے رجوع کرلے اور اپنی بات واپس لے لے تو قاضی صاحب بھی اپنے فتوے سے رجوع کرلیں اور اس کو واپس لے لیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ اس کے رجوع اور توبہ تلا میں طرح طرح سے کیڑے ڈالنے اور مین میخ نکالنے لگ جاتے ہیں۔ وہ لاکھ چیخے چلائے، ہزار روئے پیٹے، اپنی بات کی جتنی اور جیسی چاہے وضاحتیں کرے، اپنے کئے کہے پر جتنا چاہے ندامت و شرمندگی کا اظہار کرے لیکن جب تک قاضی صاحب کا کلمہ نہ پڑھے، ان کے سامنے ناک سے لکیریں نہ کھینچے، کان نہ پکڑے، توبہ و رجوع کے انہیں کی طرف سے تلقین کردہ الفاظ بعینہ حرف بحرف ادا نہ کرے، کیا مجال جو قاضی صاحب اس کی کوئی وضاحت تسلیم کرلیں؟ ان کا رجوع مان لیں؟ اس کی توبہ تلا قبول کرکے اپنا فتویٰ واپس لے لیں۔

مظہری فتوائے یزیدیت کا طور طریق: پھر یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ قاضی صاحب خود سے اختلاف کرنے والے جس کسی کو یزیدی و عباسی وغیرہ وغیرہ بنانا چاہتے ہیں، اس کی کسی کتاب، کسی مضمون یا کسی تقریر و تحریر میں فی الواقع کوئی بات یزیدیت و عباسیت والی موجود بھی ہو۔ اگر موجود ہوئی تو فبہا، پھر ان کو فتوائے یزیدیت والا اپنا شوق پورا کرنے اور اپنی برتری جتانے اور منوانے میں کچھ بھی دیر نہیں لگتی۔ لیکن اگر کوئی ایسی بات اس کی تقریر و تحریر میں کہیں موجود نہ ہو تو قاضی صاحب خود ہی ادھر ادھر کے صغرے کبرے اور قیاس قلابے جوڑ کر اس کا سامان مہیا کرلیتے ہیں۔ اس کے لئے وہ کئی طریقے اور کئی حربے اختیار کیا کرتے ہیں۔

(الف) سب سے پہلے اپنی مشیخت اور بزرگی کا رعب باندھ بٹھا کر میدان مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس خیال سے کہ علماء دین و مفتیانِ شرع متین کی تائید اور عامۃ المسلمین کی رائے کہیں دوسری طرف نہ چلی جائے اپنی قد آوری اور شخصیت کو اجاگر کرنے میں ذرا دیر نہیں کرتے بلکہ چھوٹتے ہی پہلے اپنا آپ بتلاتے اور پھر کوئی دوسری بات کرتے ہیں۔ مقصد اپنا آپ بتلانے میں اتنی جلدی کرنے سے یہ ہوتا ہے کہ میں چونکہ امام اہل السنۃ اور وکیلِ صحابہؓ کہلاتا ہوں۔ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے اجل خلیفہ کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا ہوں۔ اس لئے خواص و عوام یہ معلوم کرکے کہ مسئلہ زیر بحث میں دوسرا فریق میں ہوں تو وہ اگر میری تصویب و تائید نہ کریں تو میرا تخطئہ و تردید بھی کرنے کی جرأت نہ کرسکیں۔ نیز میرے مدمقابل کی اگر تردید و تکذیب نہ کرسکیں تو کم از کم اس کی تائید و تصدیق کی بھی ہمت ان کو نہ ہوسکے۔

(ب) اُن سے اختلاف کرنے والا اگر کسی مدرسہ یا ادارہ سے وابستہ ہو تو اپنی شخصیت کے بل بوتے پر وہاں سے اس کو نکلوانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہاں سے اس کا نکالا جانا ہی اس کے عباسی و یزیدی ہونے کی دلیل ہوجائے اور اسکی علیحدہ سے کوئی دلیل قاضی صاحب کو دینی نہ پڑے۔

(ج) اور اگر اس ادارے کے اربابِ حل و عقد قاضی صاحب کی یہ خواہش پوری نہ کریں تو پھر وہ ان کو بھی آڑے ہاتھوں

لینے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اپنے جن مخصوص مسائل کے حوالہ سے وہ لوگوں کو خارجی و ناصبی یا عباسی و یزیدی بناتے رہتے ہیں ان میں سے کسی مسئلہ سے متعلق اس ادارہ کے دارالافتاء سے اپنے کسی حوالی موالی کے ذریعہ استفتاء کرواتے ہیں۔ تاکہ جواب اگر مظہری موقف کے مطابق آئے تو ادارے کے ارباب حل وعقد پر زور ڈالا جائے کہ ادارے کے فلاں مدرس یا ملازم کا نظریہ چونکہ تمہارے نظریے سے مختلف ہے لہذا اس کو بیک بنی و دو گوش اپنے ادارے سے فوراً چلتا کر دو ورنہ سمجھا جائے گا کہ ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ اور اگر جواب، مظہری موقف کے مواقف نہ آئے تو پھر ادارہ کے ارباب حل وعقد پر بھی عباسیت و یزیدیت وغیرہ کا مظہری فتویٰ داغ دیا جائے۔

(د) اور ایک طریقہ مظہری فتوائے یزیدیت داغنے کا، گھیراؤ اور الجھاؤ ہے۔ یعنی قاضی صاحب جس کو عباسی و یزیدی وغیرہ بنانا چاہتے ہیں اس کی اپنی کسی تقریر و تحریر سے اگر کوئی بات عباسیت و یزیدیت والی ان کے ہاتھ نہ لگے تو پھر ایسی کوئی بات حیلے حوالے سے زبردستی اس سے اگلوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اپنے کسی حوالی موالی کے ذریعہ اس کو ایسے ایسے سبائیانہ تقابلی سوالات پر مشتمل خطوط بھجواتے ہیں کہ جن کے جواب میں، ان کے خیال کے مطابق، مجیب کے لئے مظہری فتوائے یزیدیت کا بری طرح نشانہ بننے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے۔ چنانچہ پھر ایسا ہی ہوتا ہے کہ مجیب اگر اس مظہری چال سے واقف نہ ہو یا اس کا اس چال کی طرف دھیان نہ گیا ہو تو وہ اپنے ہی جواب کے جال میں پھنس جاتا ہے۔ یا تو اس کو مظہری کلمہ پڑھنا پڑتا ہے یا مظہری فتوائے یزیدیت کا نشانہ بننا پڑتا ہے، جس پر قاضی صاحب بڑے فاتحانہ انداز میں یوں گنگنانے لگتے ہیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(ہ) اور اگر وہ شخص جس کو قاضی صاحب، عباسی و یزیدی وغیرہ بنانا چاہتے ہوں، مذکورہ بالا مظہری طریقوں میں سے کسی طریقہ سے بھی یہ کچھ نہ بنتا ہو تو پھر اس کو یہ کچھ بنانے کا ایک مظہری طریقہ یہ ہے قاضی صاحب اس کی عباسیت و یزیدیت کی تحقیق و تفتیش کا دائرہ اس کے حلقۂ احباب تک وسیع کر لیتے ہیں۔ یعنی اگر اس شخص کی اپنی کسی تقریر و تحریر میں کوئی بات ایسی نہ مل سکے، جس کو قاضی صاحب اس کی عباسیت و یزیدیت کے لئے بہانہ بنا سکیں تو پھر وہ اس مقصد کے لئے اس کے میل ملاقات والوں کی تقریروں، تحریروں کی چھان پھٹک شروع کر دیتے ہیں، ان میں سے کسی کی تقریر و تحریر سے اگر کوئی بہانہ ہاتھ لگ جائے یا ان میں سے کسی کے خلاف کسی وقت عباسیت و یزیدیت کا فتویٰ، مظہری دربار سے صادر ہو چکا ہو تو اُسی کے بہانے، اُسی کے حوالے سے اپنے زیرِ عتاب شخص کو یوں عباسی و یزیدی وغیرہ بنا ڈالتے ہیں کہ اس شخص کا فلاں فلاں سے تعلق اور میل ملاپ ہے اور وہ فلاں فلاں چونکہ عباسی و یزیدی وغیرہ ہیں لہذا یہ بھی عباسی و یزیدی ہی ہوگا۔

(و) اور اگر اس راہ سے بھی اپنے سے اختلاف کرنے والے کو عباسی و یزیدی بنانے میں قاضی صاحب کامیاب نہ ہو سکیں تو یہ نہیں کہ وہ اپنا ارادہ ترک کر دیں۔ اپنے حریف کا عباسی و یزیدی نہ ہونا مان لیں یا کم از کم اس کو یہ کچھ زبردستی بنانے سے

باز ہی آ جائیں نہیں! ہرگز نہیں!! بلکہ وہ اپنے ارادے پر بڑی سختی سے قائم رہتے ہیں۔اس کو جیسے کیسے عباسی ویزیدی بنا کر ہی دم لینے کے عزم بالجزم کے ساتھ اس کی آئندہ کی تحریروں اور تقریروں پر متجسسانہ نگاہ رکھے رہتے ہیں۔اس تلاش اور ٹوہ میں رہتے ہیں کہ اس کی گزشتہ کی نہیں تو آئندہ کی ہی کسی تحریر وتقریر سے کوئی ایسی بات ہاتھ لگ جائے جس کو بہانہ بنا کر وہ اس کو عباسی ویزیدی بنا سکیں۔ پھر جوں ہی ان کو اس کا کوئی بہانہ ہاتھ لگتا ہے تو فوراً ہی اس کو یزیدی وعباسی بنا ڈالتے ہیں۔

مظہری بے بسی: یہ وہ مظہری طور طریقے اور حیلے حوالے ہیں جو قاضی صاحب اپنے کسی مسئلہ میں اختلاف کرنے والوں کو عباسی ویزیدی وغیرہ بنانے میں اختیار واستعمال کیا کرتے ہیں۔ میں نے بھی چونکہ قاضی صاحب سے اختلاف کیا تھا اور کسی ایک مسئلہ میں نہیں بلکہ مجموعی طور پر ان کی پوری کتاب ___ ''خارجی فتنہ'' حصہ اول ___ سے اختلاف کیا تھا، اس کے ایک حصے اپنی کتاب ___ ''سبائی فتنہ'' حصہ اول ___ میں مفصل ومدلل تبصرہ کیا تھا (بقیہ حصہ پر تبصرہ، ان شاء اللہ ''سبائی فتنہ'' جلد دوم میں آئے گا)۔لہذا میں ان کی لتاڑ چھتاڑ اور مظہری فتوائے عباسیت ویزیدیت کی یلغار سے کیسے بچ سکتا تھا؟ چنانچہ جوں ہی میری ہی بھیجی ہوئی، میری کتاب ان تک پہنچی، جواب، میری مضبوط ومدلل گرفتوں کا ان کے پاس چونکہ تھا نہیں اس لئے انہوں نے اپنی فطرت اور ضرورت کے ہاتھوں مجبور ہو کر مجھے عباسی ویزیدی اور خارجی وناصبی بنانے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیے۔اس کے لئے انہوں نے اپنے وہ تمام طور طریقے اور حیلے حربے آزمائے جو اس مجبوری کے وقت وہ آزمایا کرتے ہیں۔وہ تمام داؤ پیچ کھیلے جو اس موقع پر وہ کھیلا کرتے ہیں۔لیکن وہ اپنی تمام تر کوشش کے باوجود نہ تو مجھے عباسی ویزیدی بنا سکے نہ اس کا کوئی ثبوت ہی پیش کر سکے اور نہ ہی وہ ایسا کر سکیں گے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو کہ .....

(الف) جب ہم نے سبِ صحابہؓ پر مشتمل ان کی کتاب ''خارجی فتنہ'' حصہ اول پر اپنی کتاب ''سبائی فتنہ'' حصہ اول میں مفصل ومدلل تبصرہ کیا تو قاضی صاحب نے اپنے ڈیڑھ پونے دوسالہ جوابی تبصرے میں سب سے پہلے میری کتاب کے حوالے سے مجھے خارجی وناصبی اور عباسی ویزیدی بنانے کی سرتوڑ کوشش کی، بہت پیچ وتاب کھائے۔بڑے ہاتھ پاؤں مارے۔ایک دو دفعہ تو اس کے لئے نہایت دور دور کی کوڑیاں بھی لائے لیکن اپنی پوری تگ وتاز کے باوجود مجھ پر اپنا مظہری فتوائے یزیدیت داغنے کی جرأت نہ کر سکے۔

(ب) جب اس طرح مجھے یزیدی وغیرہ نہ بنا سکتے تو پھر اپنی مشیخت وبزرگی کے زور پر میدان مارنا چاہا لیکن ساری زور آزمائی کے باوجود اس میں بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

(ج) پھر انہوں نے مجھے مدرسہ سے نکلوانے والا مظہری حربہ آزمایا۔خود تو اشاروں اشاروں میں اور اپنے حوالی موالی کے ذریعے صریح لفظوں میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم پر زور ڈالا کہ وہ ابوریحان کو اپنے مدرسہ سے نکال دیں تا کہ وہ، مجھے تیر نہیں تو تکے سے ہی عباسی ویزیدی بنا ڈالیں۔لیکن ان کا یہ حربہ بھی کارگر ثابت نہ ہوا، مولانا مرحوم چونکہ میرے عقائد ونظریات سے خوب اچھی طرح واقف تھے اور آج سے نہیں بلکہ سالہا سال سے واقف تھے اس لئے وہ قاضی

صاحب اور ان کے حوالی موالی کے رعب میں نہ آئے اور انہوں نے مجھے اپنے مدرسہ سے نہ نکالا۔

(د) پھر وہی کچھ ہوا جو ہونا تھا اور جو ہوا کرتا ہے کہ قاضی صاحب، مجھے چھوڑ کر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم کو یزیدی بنانے کے پیچھے پڑ گئے ___ مقصد اس سے اپنے معتقدین کو یہ باور کرانا تھا کہ جب مولانا محمد عبداللہ، یزیدی ہیں تو لامحالہ ان کے جامعہ کا مدرس ابوریحان سیالکوٹی بھی یزیدی ہی ہوگا تبھی تو وہ ہمارے کہنے کہلانے کے باوجود اس کو اپنے جامعہ سے فارغ نہیں کر رہے، لیکن قاضی صاحب اپنا سارا زور مارنے کے باوجود بھی مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا ثابت نہ کر سکے (یہ بھی ایک لمبی کہانی ہے نیز دلچسپ اور بڑی مضحکہ خیز بھی، اگر اللہ کو منظور ہوا تو پھر کبھی اپنے قارئین کو سنائیں گے) جب انہی کا یزیدی ہونا قاضی صاحب سے ثابت نہ ہوسکا تو ان کے حوالے سے مجھ ابوریحان کا عباسی و یزیدی ہونا ان سے کیا خاک ثابت ہوتا؟

(ہ) جب اس راہ سے بھی قاضی صاحب مجھے عباسی و یزیدی نہ بنا سکے تو پھر انہوں نے مظہری فتوائے یزیدیت داغنے کا گھیراؤ اور الجھاؤ والا مظہری طریقہ اختیار کیا۔ یعنی عباسیت و یزیدیت والی کوئی بات مجھے چکر دے کر زبردستی مجھ سے اگلوانے کی کوشش کی۔ اس کے لئے اپنے بعض حوالی موالی کے ذریعہ، سبائی ٹکسال میں ڈھلے ہوئے چند تقابلی سوالات مجھ پر کروائے۔ میں چونکہ وہ کچھ نہ تھا جو کچھ قاضی صاحب مجھے بنانا چاہتے تھے یعنی عباسیت و یزیدیت والی کوئی بات نہ میرے حاشیۂ خیال میں تھی نہ نہاں خانۂ دل و دماغ میں اس لئے ان سبائیانہ سوالات کے جواب میں سائلین کے مطلب کی کوئی بات میں نے نہ کہنی تھی نہ کہی۔ لہٰذا قاضی صاحب کو یہاں بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

(و) جب قاضی صاحب، مجھے براہِ راست یزیدی و عباسی بنانے میں ہر طرح سے ناکام رہے اور اس سلسلے میں ان کے مذکورہ تمام مظہری طور طریقے اور حیلے حربے فیل ہو گئے تو اب انہوں نے میرے میل ملاقات والوں کے حوالے سے مجھے یہ کچھ بنانا چاہا۔ چنانچہ ہاتھ گھما کر ناک پکڑتے ہوئے یہ اشقلہ چھوڑا کہ ''ابوریحان کی کتاب ___ ''سبائی فتنہ'' ___ چونکہ ''نقیبِ ختم نبوت'' والوں نے شائع کی ہے اور ''نقیبِ ختم نبوت'' ملتان کھلم کھلا یزید کا حامی ہے، اس لئے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابوریحان بھی یزید کو صالح و عادل حکمران ہی مانتے ہیں۔ واللہ اعلم!'' (ملخصاً بلفظہ)

ظاہر ہے کہ یہ مظہری اشقلہ بھی مجھے یزیدی نہیں بنا سکتا تھا۔ کیونکہ کسی کتاب کے طابع و ناشر اور مصنف کا ہم عقیدہ و ہم مسلک ہونا دنیا کے کسی قانون میں بھی ضروری اور لازم نہیں ہے۔ آج کل بڑی بڑی اسلامی کتب، مستشرقین یہود و نصاریٰ کی تحقیقات و تعلیقات کے ساتھ انہی کے ہاتھوں شائع ہو کر آ رہی ہیں تو کیا قاضی صاحب یہاں بھی یہی کہیں گے کہ ان کتابوں کے مصنفین (العیاذ باللہ) یہود و نصاریٰ کے ہم عقیدہ و ہم مسلک ہو گئے تھے؟ قاضی صاحب جانتے ہی ہوں گے کہ لکھنؤ کے مطبع نو لکشور نے قرآن اور علوم دینیہ کی کتنی طباعت و اشاعت کی ہے اور یہ بھی جانتے ہوں گے کہ مطبع کا مالک، منشی نولکشور غالباً ہندو غیر مسلم تھا تو کیا قاضی صاحب ان تمام کتابوں کے مصنفین کو ہندو غیر مسلم کہیں گے جو اس کے مطبع سے شائع ہوئیں؟

خود قاضی صاحب کی کتاب ''خارجی فتنہ'' سے دشمنانِ صحابہؓ، اہل السنۃ کے مقابلہ میں استدلال کرتے پھرتے ہیں تو کیا قاضی صاحب اپنے آپ کو بھی دشمن صحابہؓ کہلانا پسند کریں گے؟ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اگر کوئی شخص بالکل یہی طرزِ استدلال خود قاضی صاحب کے بارے میں اختیار کرتے ہوئے یوں کہنے لگے کہ ''قاضی صاحب، رئیس المناظرین مولانا ابوالفضل مولوی محمد کرم الدین صاحب دبیرؔ ساکن بھیں کے فرزند ارجمند ہیں اور وہ چونکہ بریلوی عقیدے کے تھے۔ لہذا قاضی صاحب بھی بریلوی ہیں۔ یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ قاضی صاحب اپنے بارے میں یہ استدلال برداشت بھی کرسکیں گے۔ تو کیا پھر یہ کھلم کھلا دھاندلی نہیں ہے کہ جو استدلال قاضی صاحب اپنے بارے میں برداشت بھی نہ کرسکیں وہ دوسروں کے حق میں بلا تکلف استعمال کرتے چلے جائیں؟

پھر یہ سب بھی تب ہے جبکہ یہ ثابت ہو جائے کہ ''نقیبِ ختمِ نبوت'' ملتان واقعی یزید کا کھلم کھلا حامی ہے اور یہ کہ اس کا کھلم کھلا حامی ہونا کوئی بہت بڑا شرعی پاپ اور گناہ بھی ہے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ ''نقیبِ ختمِ نبوت'' والے آج سے نہیں بلکہ چھبیس ستائیں سال سے یزید کی نہیں بلکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں ''مجلس ذکرِ حسینؓ'' منعقد کرتے چلے آرہے ہیں۔ جس کو قاضی صاحب، یزید کی حمایت کرنا کہہ رہے ہیں وہ درحقیقت یزید کی حمایت نہیں بلکہ حضرت معاویہؓ اور ان حضراتِ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کا دفاع ہے، جنہوں نے یزید کو خلیفہ بنایا، بنوایا اور مانا تھا۔ اس کو دفاعِ صحابہؓ کی بجائے یزید کی حمایت کا نام دے کر ''نقیبِ ختمِ نبوت'' والوں پر یزید کے حامی ہونے کا آوازہ کسنا قاضی صاحب کی بالکل ایسے ہی اپنی ایک ذاتی مجبوری ہے جیسے مجاہدینِ آزادی پر مولانا محمد کرم الدین دبیر ساکن بھیں، جیسوں سے ''وہابی'' کا آوازہ کسوانا فرنگی کی ذاتی مجبوری تھی۔ قاضی صاحب کو ساون کے اندھے کی طرح ہر اس شخص کی تقریر و تحریر میں یزید کی حمایت ہی نظر آتی ہے جو مظہریات میں ان کا کلمہ نہ پڑھتا ہو، اس لئے ''نقیب'' والوں کے خلاف ان کے اس آوازے کی حیثیت پرکاہ کے برابر بھی نہیں ہے۔ اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو میرے خلاف قاضی صاحب کا یہ اشغلہ یکسر ختم ہو جاتا ہے۔

آمدم برسرِ مطلب: الغرض قاضی صاحب نے اپنی فطرت اور ضرورت کے ہاتھوں مجبور ہو کر مجھے بھی عباسی و یزیدی بنانا چاہا۔ اس کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے، بڑے پاپڑ بیلے، اپنے تمام مظہری طور طریقے، حیلے حوالے کام میں لائے لیکن ہر طرح کی حیلہ بازیوں کے باوجود مجھے داخلی یا خارجی کسی بھی حوالے سے عباسی و یزیدی نہ بنا سکے لیکن ماہنامہ ''حق چار یار'' ''مولانا محمد امین اوکاڑوی نمبر'' میں ان کے مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ مجھے یہ کچھ بنانے کے لئے بے چین وہ برابر چلے آرہے تھے، اس کی خواہش ان کے دل میں اس وقت سے اب تک چٹکیاں برابر لیتی آرہی تھی، وہ مسلسل اس انتظار میں تھے کہ کوئی موقع ہاتھ لگے تو وہ مجھ پر اپنا فتوائے یزیدیت داغ کر اپنے دل کی بھڑاس نکال سکیں، سو میرے اس مضمون کو بہانہ بنا کر اپنی دیرینہ خواہش پوری کرتے ہوئے انہوں نے بالآخر مجھے اپنے فتوائے یزیدیت کا نشانہ بنا ہی ڈالا۔ بس ان

کے اسی فتویٰ کی حقیقت سے پردہ اٹھانا ہماری آج کی معروضات کا موضوع ہے۔

مظہری فتوائے یزیدیت کی حقیقت: مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی مرحوم کی دینی خدمات کا تعارف کرواتے ہوئے زیرِ عنوان ''یزیدیت'' قاضی صاحب لکھتے ہیں۔

''اور بعض دیوبندیت کی طرف منسوب اہل علم نے بھی عباسی کی تحریرات سے متاثر ہو کر اس کا عقیدہ اپنا لیا۔ چنانچہ ابوریحان مولوی عبدالغفور صاحب سیالکوٹی مؤلف کتاب ''سبائی فتنہ'' بھی اس زمرے میں شامل ہیں۔ مناظر اسلام مولانا اوکاڑوی ؒ نے یزیدیت کے رد میں بھی قلم اٹھایا، چنانچہ انہوں نے کھلا خط بنام ابوریحان صاحب لکھا تھا جو ''تجلیاتِ صفدر'' جلد اول میں شائع ہو گیا ہے اور جس میں آپ نے اپنی مناظرانہ علمی صلاحیت کے ذریعہ ان کو لاجواب اور بے بس کر دیا'' (ماہنامہ ''حق چاریار'' اوکاڑوی نمبر ص ۵۲)

اس مظہری فتوائے یزیدیت کی حقیقت بیان کرنے سے پہلے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سے قاضی صاحب کا مقصد بسلسلۂ ردِّ یزیدیت مولانا اوکاڑوی کی خدمات کا تعارف کروانا نہیں بلکہ میری کتاب ''سبائی فتنہ'' کے جواب سے قابلِ رحم حد تک اپنی عاجزی و بے چارگی کی خفت مٹانا ہے۔ وہ اس طرح کہ ان کے ممدوح مناظر اسلام صاحب کا کھلا خط صرف میرے ہی نام نہ تھا بلکہ ایک خط، مہتمم جامعہ یوسفیہ ہنگو ضلع کوہاٹ کے نام اور ایک خط مولوی ضیاء الرحمٰن صدیقی ہزاروی کے نام بھی تھا۔ اور یہ دونوں خط بھی ''تجلیاتِ صفدر'' میں درج تھے اور ابوریحان کے نام کھلے خط کے آگے پیچھے درج تھے۔ ابوریحان والا خط، ان دونوں خطوں کے درمیان درج تھا۔ قاضی صاحب کی نظروں سے وہ دونوں خط بھی یقیناً گزرے ہوں گے۔ اور ردِّ یزیدیت سے متعلق اوکاڑوی خدمت کی کل کائنات بھی میرے علم کے مطابق بس یہی تین خطوط تھے۔ اگر ان کا مقصد اس سلسلہ کی اوکاڑوی خدمت کا تعارف کروانا ہوتا تو وہ صرف ابوریحان کے نام اوکاڑوی کھلے خط کا ہی ذکر نہ کرتے بلکہ اس سے آگے پیچھے کے دونوں خطوں کا ذکر نہیں تو کم از کم ان کی طرح اشارہ تو ضرور کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ میرے نام اوکاڑوی کھلے خط کا ذکر تو کر دیا اور وہ بھی میری کتاب ''سبائی فتنہ'' کے حوالے سے کہ جس کا مسئلۂ یزیدیت سے کچھ بھی تعلق نہ تھا، اور دوسرے دونوں خطوں کا انہوں نے نام تک نہیں لیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحب میرے خلاف اپنے اس فتوائے یزیدیت سے اس سلسلہ کی اوکاڑوی خدمات بیان کرنا نہ چاہتے تھے بلکہ وہ اس بہانے میرے خلاف اپنے دل کا پرانا ابال نکالنا اور اپنی شرمندگی مٹانا چاہتے تھے۔ انہوں نے اس بہانے میرے خلاف اپنے دل کی دیرینہ بھڑاس نکالتے ہوئے مجھ پر یہ چند سطری فتوائے یزیدیت داغ کر اپنے خیال میں میرے کتاب کے جواب کا قرضہ چکایا تھا۔ ☆☆☆